کتاب نما

ادارہ

نام کتاب: ختمِ نبوت کا قرآنی تصور
مصنف: سید مسعود احمد
ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۵
صفحات: ۱۴۴
سن اشاعت: ۲۰۱۷ء
قیمت: ۸۲ روپیے

ختم نبوت اسلامی عقائد کا بہت اہم مسئلہ ہے، جس پر کتب و مضامین لکھنے کا سلسلہ بہت پہلے سے جاری ہے۔ یہ مسئلہ مختلف پہلوؤں سے زیرِ بحث آتا رہتا ہے اور اس کے ثبوت میں اہلِ علم نقلی و عقلی دونوں دلائل پیش کرتے رہے ہیں۔ زیر مطالعہ کتاب میں خاص طور سے قرآن کریم کے حوالے سے اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ لائف سائنس کے پروفیسر و معروف اسکالر ہونے کے ساتھ ساتھ مصنفِ گرامی (پروفیسر سید مسعود احمد) مطالعۂ قرآن سے گہرے شغف اور اردو و انگریزی دونوں میں قرآنیات کے موضوع پر متعدد کتب و مقالات کی تصنیف اور درسِ قرآن کے لیے معروف ہیں۔ زیرِ تعارف کتاب ان کی قرآنی خدمات میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔

کتاب کی ابتداء میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت واضح کرنے کے بعد جو خاص مسائل زیرِ بحث آئے ہیں وہ یہ ہیں: قرآن مجید۔ اللہ تعالیٰ کا کلام اور دائمی معجزہ، قرآن کریم کی خدائی حفاظت: ختمِ نبوت کی دلیل، محمد مصطفیٰ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے

قرآنی اشارے: بیس جامع نکات، ختم نبوت، تکمیلِ نبوت اور انقطاعِ وحی سے متعلق چند سوالات و جوابات، تصور مسیح موعود اور تحریکِ قادنیت۔ کتاب کے مباحث کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ زیر بحث آنے والے مسائل سے متعلق قرآنی آیات کی ترجمانی وتشریح کے ساتھ ان سے اخذ کردہ نکات کی وضاحت پر خاص زور دیا گیا ہے اور مختلف متعلقہ مسائل پر سوالات اٹھا کر نقلی و عقلی دونوں طور پر ان کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

مصنفِ محترم نے عقیدۂ ختمِ نبوت کے سات وجوہ بیان کیے ہیں ان میں اولین سب سے اہم یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کے نزدیک یہ عقیدہ بنیادی نوعیت کا ہے، یہ دینِ اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے، اس لیے اس میں کسی شک وشبہ اور اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔ باقی وجوہ کو اچھی طرح واضح کرنے کے بعد قرآن کریم کے کلام الٰہی و دائمی معجزہ ہونے اور ہر طرح کی تحریف وتبدیلی سے پاک ہو کر پوری طرح محفوظ ہونے پر بہت تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو تقریباً ۳۲ صفحات میں پھیلی ہوئی ہے۔ مسئلۂ ختم نبوت کے ضمن میں اس مفصل بحث کی ضرورت ومعنویت پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے:

> ''ختمِ نبوت کے خلاف شکوک وشبہات کی ایک بنیادی وجہ مغربی فکر کا امت مسلمہ کے مغربی تعلیم یافتہ اور دانش ور طبقہ میں در آنا ہے، جس کی وجہ سے آج قرآن مجید کے کتابِ الٰہی ہونے پر ہی شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے ہیں۔ نتیجتاً قادیانت کو بھی اس طبقہ کی خاموش تائید حاصل ہوجاتی ہے۔ مغربی فکر کے اس تناظر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ بحث کی جائے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور دائمی معجزہ ہے، انسانی تصنیف نہیں ہے، نیز یہ کہ قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے'' (ص۱۰)۔

مزید برآں قرآن کی حقانیت وصداقت اور اس کے منزل من اللہ اور دائمی معجزہ ہونے سے متعلق بحث کی معنویت کو مصنفِ موصوف نے اس پہلو سے بھی واضح کیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو نبی آخر الزماں تسلیم کرنے کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ قرآن کریم کو

رہتی دنیا تک زندۂ جاوید معجزہ تسلیم کیا جائے۔ ان امور کے اثبات میں بنیادی طور پر عقلی دلائل پیش کیے گئے ہیں، جیسا کہ صاحبِ کتاب نے خود واضح کیا ہے، لیکن اس بحث میں بھی جگہ جگہ قرآنی حقائق بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً قرآن کے چیلنج (اس جیسا کلام پیش کرنے) کا جواب نہ ملنا اور اس کی بیان کی گئی پیشین گوئیوں کا حرف بہ حرف سچ ثابت ہونا (ص۱۲۔۱۳)۔ اس بحث کے بعد مصنف محترم نے اس نکتہ کی وضاحت پر خاص زور صرف کیا ہے کہ ''قرآن کریم کی حفاظت کا خدائی ذمہ دراصل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کی اہم ترین منطقی دلیل ہے'' (ص۱۶)۔ قرآنی آیات بالخصوص سورۃ الحجر/۹۔ حٰم السجدہ/۴۲ اور القیٰمۃ/۱۷ کے حوالے سے اس بحث کو مدلل کیا ہے۔ اور پھر اسی ضمن میں انھوں نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کتاب کی حفاظت کا کیوں خصوصی ذمہ لیا اور اس حفاظت کو قرآن میں کیوں بار بار موکد کیا۔ اس کا جواب اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے کہ اللہ رب العزت قرآن کریم کو ایک خصوصی مقام دینا چاہتا تھا اور وہ یہ کہ یہ عظیم ترین کتابِ الٰہی تمام انسانوں کے لیے رہتی دنیا تک کتاب ہدایت بنے۔ دوسرے یہ کہ اسی کتاب کے ذریعہ تکمیلِ دین اور اتمام نعمت کا اعلان مقصود تھا۔ اس کا لازمی تقاضا ہے کہ قرآن کریم کے نزول کے بعد پھر کسی ہدایت نامے کی ضرورت باقی نہ رہے اور حاملِ قرآن ہی نبی آخرالزماں قرار پائیں (ص ۱۷۔۲۱)۔ اسی بحث کے آخر میں قرآن کریم اور دیگر کتبِ الٰہی میں معنوی فرق پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے اور اس بحث کی معنویت اس طور پر واضح کی گئی ہے کہ اس کتاب کا خاص موضوع قرآن کریم کی روشنی میں ختم نبوت کا اثبات ہے، اس لیے سابقہ الہامی کتب اور قرآن میں معنوی فرق کے وضاحت کی ضرورت اس لیے ہے تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ قرآن کریم جن امور میں دیگر کتبِ الٰہی سے امتیازی مقام رکھتا ہے وہی نبی اکرم محمد ﷺ کی ختمِ نبوت کے اہم دلائل ہیں (ص ۳۷)۔

کتاب کی سب سے اہم بحث ''محمد مصطفی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے قرآنی اشارے ہیں'' ہے جو تقریباً پچاس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں بیس جامع نکات پیش کیے گیے ہیں جو متعلقہ قرآنی آیات کی تشریح و ترجمانی اور ان سے اخذِ نکات پر مبنی

ہیں۔ان میں خاص طور سے ان آیات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے جن میں واضح طور پر آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے، اکمالِ دین، اتمامِ نعمت، بحیثیت دین اسلام کے انتخاب و پسندیدگی، نبی امّی ﷺ کی اتباع میں انسانی فلاح ونجات کی ضمانت، رسول اکرم ﷺ کے ذریعہ دین کو غالب کرنے کا وعدۂ الٰہی، کتبِ سابقہ میں آپ ﷺ کی بعثت کی بشارت اور آپ ﷺ کی پیروی کی تاکید، آپ ﷺ کا آوازہ بلند کرنے (رفعِ ذکر) اور آپ ﷺ کو ''مقامِ محمود'' نصیب ہونے، امر بالمعروف ونہی عن المنکر یا دعوت الی الخیر بحیثیت مجموعی پوری امتِ محمدیہ کی ذمہ داری قرار پانے اور قرآن کریم کے جملہ انسانیت کے لیے وسیلۂ ہدایت ہونے کا ذکر ہے۔آخری نکتہ کے تحت اس پوری بحث کا نچوڑ مصنفِ محترم ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں: ''ہماری عرض ہے کہ پورے کا پورا قرآن حکیم اپنی حقیقت کے لحاظ سے (Implicitly) اور متعدد مقام پر بیّن طور پر (Explicitly) نبی اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کا خداوندی اعلان ہے'' (۹۲۔۹۳)۔مصنفِ موصوف نے ایک جگہ یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ ''ہدایتِ ربّانی کی تکمیلِ قرآنی اور ختمِ نبوتِ محمدی ﷺ دونوں لازم ملزوم ہیں۔۔۔حقیقت یہ ہے کہ عقیدۂ ختم نبوتِ محمدی ﷺ قرآن مجید کی ایک دو آیات ہی پر منحصر نہیں ہے، بلکہ اس کی ہر آیت اور نبی اکرم ﷺ کی پیغمبرانہ سیرت کے ہر لمحہ اور گوشہ سے تقویت پاتا ہے'' (ص ۵/پیش لفظ)۔

اس کے بعد ایک بحث ''ختمِ نبوت کے علمی، فکری اور حکیمانہ پہلو'' کے عنوان سے ملتی ہے۔اس میں درج ذیل نکات واضح کیے گئے ہیں: (۱) ختمِ نبوت تکمیلِ رسالت کو اور تکمیلِ رسالت اظہارِ دین کو مستلزم ہے (۲) ختم نبوت معراجِ انسانیت کی ایک عظیم اور واضح علامت ہے (۳) ختمِ نبوت حریتِ علم وتدبر کا پروانہ عطا کرتی اور اجتہادِ فکر کو دینی سند عطا کرتی ہے (۴) ختمِ نبوت امتِ مسلمہ کو نئے نبی کی تلاش اور اس کے امکان تک سے کنارہ کش کرتی ہے۔ان امور سے بھی قرآن کریم کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔مثال کے طور پر پہلا نکتہ سورہ المائدہ، آیت/۶۷، الاحزاب، آیت/۲۱ اور الفتح، آیت/۲۸ کے حوالہ سے واضح کیا گیا ہے جن میں نبی کریم ﷺ کو پیغامِ الٰہی کی ترسیل کا فریضہ انجام

دینے کی ہدایت، آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے اسوہ حسنہ ہونے اور آپ ﷺ کی رسالت کے ذریعہ اظہارِ دین یا دینِ حق کو غالب کیے جانے کا ذکر ہے (ص ۹۸)۔

کتاب کا اگلا باب اس اعتبار سے خاص اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں ان سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں جو قادیانی فکر کے حاملین ختم نبوت کے بارے میں اٹھاتے رہتے ہیں۔ یہ پورا باب دراصل جناب عبدالستار کے زیرِ بحث مسئلہ سے متعلق علماء کی خدمت میں بھیجے گئے سوالات اور ان کے جوابات (از مولانا مفتی عبدالرحمٰن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور ڈاکٹر عبد الرزاق) کی تلخیص ہے۔ مسئلہ ختمِ نبوت سے متعلق یہ سوالات بھی زیادہ تر قرآنی آیات کے حوالے سے اٹھائے گئے ہیں اور مذکورہ بالا علماء نے مدلل انداز میں ان کا جواب دینے کی کوشش کی ہے (ص ۱۱۰۔۱۱۶)۔

کتاب کی آخری بحث تصورِ مسیحِ موعود اور تحریک قادیانیت سے تعلق رکھتی ہے۔ مصنفِ محترم کی نظر میں اس بحث کی معنویت اس وجہ سے ہے: ''مسیحِ موعود کا اسلام میں کیا تصور ہے اور اس کا ختمِ نبوت سے کیا تعلق ہے؟ ان دونوں امور کو سمجھے بغیر قادیانت کو سمجھنا محال ہے'' (ص ۱۱۷)۔ اس بحث میں قارئین کو اس جانب متوجہ کیا گیا ہے کہ قادیانت کی پوری عمارت اسی تصور مسیح موعود کی بنیاد پر کھڑی ہے اور اہلِ قادیانت اسی تصور کے سہارے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں اور پھر ''ظلی و بروزی'' کے فلسفہ کے جال میں انہیں ایسا الجھا دیتے ہیں کہ وہ عقیدۂ ختمِ نبوت کا انکار کر بیٹھتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ صرف روحانی پیشوا، بلکہ نبی کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں (ص ۱۱۷، ۱۲۲)۔ مصنفِ گرامی کی یہ مخلصانہ اپیل قابلِ توجہ ہے کہ قادیانیوں کی جاری ریشہ دوانیوں اور اسلامی عقیدہ مخالف سرگرمیوں اور ان کی بڑھتی ہوئی تبلیغی تگ و دو کے پس منظر میں ہم سب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان گمراہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کریں اور امتِ مسلمہ کے مختلف طبقوں (عوام و دانش وروں) کو فتنۂ قادیانت سے روشناس کرائیں۔ بلاشبہ مصنفِ موصوف کا یہ تاثر وقت کی آواز ہے کہ قادیانت یا قادیانی مذہب محض ایک فکری اپج یا ایک فرقہ کا ظہور نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کے سدّ